روزنامہ **الفضل** ربوہ

فون ۳۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۱/۷۶ | منگل ۲۰۔ جمادی الثانی ۱۴۱۱ھ، ۸۔ صلح ۱۳۷۰ ہش، ۸۔ جنوری ۱۹۹۱ء | نمبر ۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عجز کا مضمون عارف باللہ سے سیکھیں

"عجز کی راہ کہنے کو تو آسان لفظ ہے مگر اسے پہچاننا مشکل کام ہے اور امرِ واقعہ یہ ہے جب تک ایک عارف باللہ عاجز سے عجز کا مضمون نہ سیکھا جائے اس وقت تک انسان کو یہ راہ نصیب نہیں ہو سکتی۔ مختلف راہوں میں جو سب سے بنیادی راہ ہے وہ عجز کی ہے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ۔)

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گناہ کی یہ حقیقت نہیں ہے کہ اللہ گناہ کو پیدا کرے اور پھر ہزاروں برس کے بعد گناہ کی معافی سوجھے۔ جیسے مکھی کے دو پر ہیں ایک میں شفا اور دوسرے میں زہر۔ اسی طرح انسان کے دو پر ہیں۔ ایک معاصی کا دوسرا انفعال، توبہ، پریشانی کا۔ یہ ایک قاعدہ کی بات ہے۔ جیسے ایک شخص جب غلام کو سخت مارتا ہے تو پھر اس کے بعد پچھتاتا ہے۔ گویا کہ دونوں پر اکٹھے حرکت کرتے ہیں۔ زہر کے ساتھ تریاق ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ زہر کیوں بنایا گیا؟ تو جواب یہ ہے کہ گو یہ زہر ہے، مگر کشتہ کرنے سے حکم اکسیر کا رکھتا ہے۔ اگر گناہ نہ ہوتا تو رعونت کا زہر انسان میں بڑھ جاتا اور وہ ہلاک ہو جاتا ___ توبہ اس کی تلافی کرتی ہے۔ کبر اور عجب کی آفت سے گناہ انسان کو بچائے رکھتا ہے۔ جب نبی معصوم ستّر بار استغفار کرے تو ہمیں کیا کرنا چاہیئے؟ گناہ سے توبہ وہی نہیں کرتا جو اس پر راضی ہو جاوے اور جو گناہ کو گناہ جانتا ہے وہ آخر اسے چھوڑے گا۔

حدیث میں آیا ہے کہ جب انسان بار بار رو رو کر اللہ سے بخشش چاہتا ہے تو آخر کار خدا کہہ دیتا ہے کہ ہم نے تجھ کو بخش دیا۔ اب تیرا جو جی چاہے سو کر۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ اس کے دل کو بدل دیا اور اب گناہ اُسے بالطبع بُرا معلوم ہوگا۔ جیسے بھیڑ کو میلا کھاتے دیکھ کر کوئی دُوسرا حرص نہیں کرتا کہ وہ بھی کھاوے۔ اسی طرح وہ انسان بھی گناہ نہ کرے گا جسے خدا نے بخش دیا ہے۔ مسلمانوں کو خنزیر کے گوشت سے بالطبع کراہت ہے۔ حالانکہ اور دوسرے ہزاروں کام کرتے ہیں جو حرام اور منع ہیں تو اس میں حکمت یہی ہے کہ ایک نمونہ کراہت کا رکھ دیا ہے۔ اور سمجھا دیا ہے کہ اسی طرح انسان کو گناہ سے نفرت ہو جاوے۔"

(ملفوظات جلد اوّل جدید ص۳)

محنت کی عادت پیدا کرنے کے ساتھ ساتھ اپنے مطمح نظر کو بھی بلند کرو

اقتباس از اہم نصائح فرمودہ سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

"ہمارے نوجوان ۲۵ - ۲۵ سال کی عمر تک ماں باپ کی کمائی پر پلتے ہیں اس کی وجہ یہی ہے کہ ان کے اندر محنت کی عادت نہیں پائی جاتی۔ انہیں یہ احساس ہوتا ہے کہ بزرگوں کا فرض ہے کہ وہ ہمیں کھلائیں۔ وہ یہ نہیں سوچتے کہ ہمارا بھی کوئی فرض ہے۔ کہتے ہیں ایک بوڑھا شخص کوئی ایسا درخت لگا رہا تھا۔ جو دیر سے پھل دیا کرتا ہے۔ ایران کا بادشاہ اس بوڑھے کے پاس سے گزرا اور اس سے دریافت کیا۔ بوڑھے تم ۷۰ - ۸۰ سال کے ہو چکے ہو۔ اور یہ درخت جب پھل دے گا اس وقت تک تم مر چکے ہوگے۔ تم یہ درخت کیوں لگا رہے ہو۔ بوڑھے نے جواب دیا۔ بادشاہ سلامت..... آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ اگر یہی خیال ہمارے بزرگوں کے دلوں میں پیدا ہوتا اور وہ یہ درخت نہ لگاتے تو ہم پھل کہاں سے کھاتے۔ انہوں نے درخت لگائے اور ہم نے پھل کھایا۔ اب ہم یہ درخت لگائیں گے تو آنے والی نسل اس کا پھل کھائے گی

باقی ص۶ پر

تحریک وقفِ نو

۱۔ ۳ اپریل ۱۹۸۷ء سے قبل کے بچوں کی درخواستیں وقفِ اولاد کے تحت براہِ راست وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوائی جائیں کیونکہ وقفِ نو میں وہ بچے شامل کئے جا رہے ہیں جو ۳ اپریل ۱۹۸۷ء کے بعد پیدا ہوئے۔

۲۔ جو احباب وقفِ نو میں شمولیت کے لئے حضور انور کی خدمت اقدس میں خط تحریر کریں وہ بچے کا نام بچے کے والد/ والدہ اور دادا کا نام اور پورا پتہ ضرور تحریر کریں فارم وقفِ نو مربیان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

۳۔ جن احباب کو وقفِ نو کے فارم بھجوائے گئے ہیں وہ جلد از جلد ان فارموں کو پُر کر کے واپس بھجوائیں کیونکہ ان کی وجہ سے ریکارڈ کی تیاری کا کام مکمل نہیں ہو رہا۔

۴۔ جو احباب اپنے وقف شدہ بچوں کی تصاویر حضور انور کی خدمت میں ارسال کرتے ہیں وہ تصویر کی پشت پر بچے کا نام اور والد کا نام اور پتہ اور اگر حوالہ وقفِ نو معلوم ہو تو ضرور درج کریں تاکہ شعبہ وقفِ نو کو معلوم ہو سکے کہ کس کی تصویر ہے....

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:-

" فرمانبرداری کا معیار ہے ایک طرف انسان کے نفسانی جذبات کچھ چاہتے ہیں اور خدا تعالیٰ کے احکام کچھ اور۔ اب دیکھیں کہ آیا خدا تعالیٰ کے احکام کو انسان مقدم کرتا ہے یا اپنے نفسانی اغراض کو۔ اسی طرح رسم و رواج۔ عادات کسی کا دباؤ۔ حسب جاہ و رعایت قانون قومی ایک طرف کھینچتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا حکم ایک طرف۔ اس وقت دیکھنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کے حکم کی طرف جھکتا ہے یا اس پر دوسرے امور کو ترجیح دیتا ہے۔ اب اگر اللہ تعالیٰ کے احکام کی قدر کرتا اور ان کو مقدم کر لیتا ہے تو یہی خدا کی فرمانبرداری ہے۔"

(خطبات نور جلد اوّل ص۹۳)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸- صلح ۱۳۷۰ہش ۸- جنوری ۱۹۹۱ء

توبہ کا لمحۂ مسلسل

انسانی زندگی میں سب سے بڑا اور سب سے اہم لمحہ وہ لمحہ ہے جب اسے حقیقی طور پر توبہ کا موقعہ مل جائے اور وہ اپنی زندگی کو گناہ اور گناہگاری کی راہ سے ہٹا کر نیکی کی طرف لگا لے۔ انسان گناہگار ہے۔ اور بسا اوقات یہ بھی نہیں جانتا کہ وہ کس کس قسم کے باریک در باریک گناہوں میں مبتلا رہتا ہے۔ بعض اوقات وہ سوچتا ہے کہ جو کچھ وہ کر رہا ہے وہ نیک ہی ہے لیکن ہوتا وہ غلط ہے اس کا بچاؤ — اور حقیقی — حقیقی توبہ میں ہے۔ وہ توبہ جو خدا تعالیٰ کے ہاں قبول ہو جائے اور جس کے بعد اسے گناہ کی طرف رغبت بھی نہ رہے اور کوئی در پردہ گناہ بھی سرزد نہ ہو۔ یہی وہ لمحہ ہے جس کے حصول کے بعد اسکی زندگی مکمل حفاظت میں گزر سکتی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جو زندگی کو اس راہ پر ڈال سکتا ہے جو سیدھی دربارِ خداوندی میں لے جاتی ہے۔ یہی وہ لمحہ ہے جو انسان کی گراوٹ کے آگے دیوار بن کے کھڑا ہو جاتا ہے اور اسے کسی صورت بھی گرنے نہیں دیتا۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے احمدیت میں شمولیت کو اسی لمحہ سے تعبیر کیا ہے اور احباب جماعت کو اس سلسلہ میں تلقین فرمائی ہے کہ توبہ کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ گذشتہ گناہوں سے کنارہ کشی اور آئندہ ان گناہوں میں ملوث نہ ہونے کا عزم۔ یہ وہ کیفیات ہیں پہلے گناہوں کی تلافی۔ اور آئندہ گناہوں سے مکمل طور پر بچنے کا عزم۔

حضور کے اس ارشاد سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ اگرچہ توبہ ہے تو ایک لمحہ سے متعلق۔ لیکن اس کا عمل مسلسل ہے اور جاری رہنے والا ہے۔ اگر جاری نہ رکھا جائے تو توبہ بے معنی ہو جاتی ہے اور شائد یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ پہلے گناہوں کی توبہ کے بغیر جو سزا ملنی تھی وہ اب توبہ توڑنے کی وجہ سے اس سے بھی بڑھ جائے گی۔ توبہ دراصل انسان کو چوکنّا کرتی ہے کہ اب بس۔ بہت کچھ ہو چکا۔ پہلے گناہوں پر ندامت — اور مسلسل ندامت — اور آئندہ کے لئے اپنی اصلاح۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توبہ کا لمحہ عطا فرمائے اور اس لمحہ کے حصول کے بعد ہماری زندگیاں لمحہ بہ لمحہ بہتر سے بہتر ہوتی چلی جائیں۔ ہم ویسے احمدی بنیں اور بنتے رہیں جیسے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ ہمیں دیکھنا چاہتے تھے۔

سب کا ضمیر ایک نہیں ہے تو کیا ہوا
لازم ہے احترام ہو اپنے ضمیر کا
دُکھ کی تو بات یہ ہے کُچل دیں ضمیر کو
پلّہ شریف کے ہو برابر شریر کا

ابوالاقبال

یہ کیا کہا لبِ معجز بیاں سے چلتا ہے
وفا کا ذِکر تو قلبِ تپاں سے چلتا ہے

نہ دیکھ آنکھ میں اشکوں کو، میرے دل میں دیکھ
یہ کاروانِ محبّت یہاں سے چلتا ہے

مَیں چل رہا ہوں سہارے سے تیری رحمت کے
کہ جیسے بُلبلہ آبِ رواں سے چلتا ہے

زمانہ بھر میں ہوئے جس کو مان کر بدنام
وہ ذکرِ خیر تمہاری زباں سے چلتا ہے

اُسے نہ روک سکے گی جہاں کی کوئی فصیل
وہ کارواں جو ترے آستاں سے چلتا ہے

ملی تھی جس پہ محمّدؐ کو منزلِ جاناں
وہ راستہ تو کسی کہکشاں سے چلتا ہے

کسے خبر کہ یہ رہوارِ آرزو آخر
کہاں پہ رُکتا ہے جا کر کہاں سے چلتا ہے

جو کام چلتا ہے اِک حرفِ لُطف سے اے دوست
نہ سنگ و خشت، نہ تیغ و سناں سے چلتا ہے

علاجِ گردشِ دوراں کا سلسلہ محمودؔ
چلے تو بس درِ پیرِ مُغاں سے چلتا ہے

ڈاکٹر محمود الحسن

پانچ ہزار واقفین کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں:-

"جماعت کو بڑے زور کے ساتھ اس طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے کم از کم پانچ ہزار واقفین کی ضرورت ہے جو ہر سال دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک کا عرصہ دین کی خدمت کے لئے وقف کریں۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے)

تلقینِ عمل

حضرت فضل عمر اللہ تعالیٰ آپ سے راضی رہے۔ فرماتے ہیں۔

پس یہ وہی خواہش اور وہی حس ہے جو خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بیان فرمائی ہے کہ (.............) جن و انس کو صرف اسلئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ وہ عبادت الٰہی میں اپنا وقت گذاریں۔ اور آئندہ زندگی کے لئے روحانی آنکھیں پیدا کریں۔ جو خدا تعالیٰ کو دیکھنے کے قابل ہوں۔ خدا تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔(- - - - - - -) جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے اور اسکی روحانی آنکھیں نہیں جو خدا تعالیٰ کو دیکھ سکیں۔ آخرت میں بھی وہ اندھا ہی اٹھایا جائے گا۔ کیونکہ آخرت میں اسکی روحانی آنکھیں اسی دنیا کی رویت الٰہی سے پیدا ہوں گی۔ پس جس نے اس دنیا میں خدا تعالیٰ کو دیکھنے والی روحانی آنکھیں پیدا نہ کی ہونگی وہ اگلے جہان میں بھی نابینا اٹھایا جائے گا۔ اور خدا تعالیٰ کو نہیں دیکھ سکے گا۔ قرآن مجید میں آتا ہے کہ اس قسم کے لوگ جب اندھے اٹھائے جائیں گے تو وہ کہیں گے ہمیں کیا ہوگیا ہے کہ کچھ نظر نہیں آتا۔ تو خدا تعالیٰ ان کو یہ جواب دے گا کہ تم پچھلے جہان میں اندھے تھے اور تم نے میرے دیکھنے والی آنکھیں پیدا نہیں کیں۔ جو اس جہان میں پیدا ہوتی ہیں۔ اس لئے اب تم مجھے نہیں دیکھ سکتے۔ اسوقت ایسے لوگ کہیں گے کہ اگر ہم تجھے دیکھنے کے قابل نہیں تو ہماری اس زندگی کا فائدہ ہی کیا ہے۔ پس یہ خدا سے تعلق پیدا کرنے اور دائمی زندگی حاصل کرنے کی خواہش انسان کے اندر مخفی ہے۔ جیسے یہ ظاہر میں بھلا بیٹھا ہے۔ مگر یہی خواہش اسکو اندر ہی اندر زندہ رہنے کی تلقین کرتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ (دین حق) نے خودکشی سے منع کیا ہے۔ اگر انسان کو کھانے پینے کے لئے ہی پیدا کیا گیا ہے۔ تو کیا وجہ ہے کہ پھر اسکو خودکشی پر سزا ملتی ہے۔ ایک انسان کی اپنی مرضی ہے خواہ وہ کھانے پینے کے لئے زندہ رہے خواہ زندہ نہ رہے۔ اسکو اس دنیا سے جدا ہونے پر سزا دینے کی وجہ کیا ہے۔ یہی اور صرف یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ اس دنیا میں انسان اگلے جہان کے لئے تیاری کرے۔ اگر وہ اگلے جہان کے لئے تیاری کرنے میں سستی یا غفلت کرتا ہے اور اسوقت کو ضائع کر دیتا ہے تو وہ مجرم ہے۔ کیونکہ یہ وقت ایسا ہی ہے۔ جس طرح سکول طالب علم کی پڑھائی کا وقت ہوتا ہے۔ اگر کوئی طالب علم کلاس سے غیر حاضر رہے تو اسکو سزا ملتی ہے۔ اس نے اپنی پڑھائی کے وقت کو ضائع کیا ہے۔ اور تعلیم حاصل کرنے میں کوتاہی کی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی شخص اس دنیا کی زندگی میں اگلی زندگی کے لئے تیاری نہیں کرتا تو وہ سزا کا مستحق ہے کہ اس نے اپنے وقت کو ضائع کر دیا۔ پس انسان کے لفظ میں خدا تعالیٰ نے اس طرف توجہ دلائی ہے کہ تمہارا نام انسان اسلئے رکھا گیا ہے کہ تم دو محبتیں اور دو تعلق پیدا کرو۔ ایک خدا سے محبت کرو اور اس سے تعلق پیدا کرو اور دوسرے بنی نوع انسان سے محبت اور اس سے تعلق پیدا کرو۔ عبادت کے جتنے حصے ہیں۔ وہ سارے کے سارے پہلی شق کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی خدا تعالیٰ سے محبت کرنے کے ساتھ ان کا تعلق ہے۔ اور باقی جتنے حصے اس قسم کے احکام ہیں کہ جھوٹ نہ بولو، چوری نہ کرو، خیانت نہ کرو، فریب نہ کرو، دھوکا نہ کرو، غیبت نہ کرو، چغل خوری نہ کرو، ترش روئی سے پیش نہ آؤ۔ ہشاش بشاش رہو، نیک سلوک کرو، بزرگوں کی عزت کرو، اپنے مال میں مستحقین کا حصہ قائم کرو، دوسروں کے دکھوں اور غموں میں شریک ہو، عدل و انصاف کا معاملہ کرو، رشتہ داروں سے نیک سلوک کرو۔ یہ سارے کے سارے احکام ایسے ہیں جو بنی نوع انسان سے تعلق رکھتے ہیں۔ پس انسان اس وجود کا نام ہے جو دو محبتیں اور دو تعلق رکھنے والا ہو۔ ایک خدا سے اور ایک دوسرے بنی نوع انسان سے اگر یہ دونوں باتیں اس میں پائی جاتی ہیں تو وہ انسان ہے۔ اور اگر یہ دونوں باتیں نہیں پائی جاتیں تو وہ حیوان ہے۔ خواہ اسکی شکل انسانوں جیسی ہو۔ کیونکہ خالی شکل کوئی چیز نہیں۔ صرف حقیقت ہی۔ ہے جو انسان کو انسان بناتی ہے۔ ورنہ خالی شکل تو ایسی ہی ہے جیسے کسی چیز کی تصویر ہوتی ہے۔ جسکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی۔ بڑے سے بڑے پہلوان کی تصویر ایک بچہ پھاڑ کر پھینک سکتا ہے۔ اگر رستم کی تصویر کاغذ پر بنی ہوئی ہو تو دو سال کا بچہ آسانی سے اسے پھاڑ سکتا ہے۔ پس وہ انسان جس کے اندر انسانیت والی یہ دو باتیں نہیں پائی جاتیں وہ بھی محض ایک تصویر ہے۔ جس کی خدا تعالیٰ کے نزدیک کوئی قدر اور کوئی عزت نہیں۔ آگے پھر انسان کے دو حصے ہیں۔ ایک آدم کہلاتا ہے۔ اور ایک کو حوا کا نام دیا گیا ہے۔ اور جب ہم آدمی کا لفظ بولتے ہیں تو اسکے معنے ہوتے ہیں آدم کی اولاد۔ مرد ہو یا عورت۔ بچوں کو ڈرانا ہو تو عورتیں حوا کا نام لے کر ڈراتی ہیں وہ بھی یہی حوا ہے۔ بعض بڑھیا عورتیں جن کے دانت نکل چکے ہوں، کمر خمیدہ ہو چکی ہو، اسکے قریبی رشتہ دار بچے بھی سن کر اسکو دیکھ کر ڈرنے لگتے ہیں یہ خیال کر کے کہ اتنے ہزار سال پہلے کی دادی حوا اگر آجائے تو یقیناً اسکو دیکھ کر ڈر کے مارے بچے بھاگتے پھریں گے حوا، حوا کہہ کر عورتیں اپنے بچوں کو ڈراتی ہیں۔ مگر یہ حوا دراصل وہی دادی حوا ہے جو آدم علیہ السلام کی بیوی تھی۔ آدم علیہ السلام کا نام تو قرآن مجید میں آتا ہے اور حوا کا نام (دینی لٹریچر) اور احادیث وغیرہ میں مذکور ہے۔ یہ دونوں نام آدم اور حوا بامعنیٰ نام ہیں۔ آدم کے معنے ہیں سطح زمین پر رہنے والا، جو کھیتوں میں کام کرتا ہے، تجارتیں کرتا ہے، سفر کرتا ہے، عربی میں ادیم الارض سطح زمین کو کہتے ہیں اور آدم اس وجود کا نام ہے جو سطح زمین پر رہتا ہے۔ اور میدانوں میں کام کر کے اپنی روزی کماتا ہے اور حوا کا لفظ حوی، یحوی سے نکلا ہے جسکے معنے ہیں کسی چیز کو ڈھانپ لینا، کسی چیز کو جمع کر لینا، یا کسی کا مالک ہو جانا۔ تو حوا کے معنے ہیں جو بچوں کو گھیر کر اپنے ارد گرد جمع کر لیتی ہے اور ان پر حکومت کرتی ہے اور گھر کی مالکہ کہلاتی ہے۔ پس یہ دونوں نام بامعنیٰ ہیں ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ جسکو ہم آدم کہتے ہیں۔ واقعہ میں یہی اسکا نام تھا یا اسکی ان صفات کی وجہ سے اس کا نام آدم رکھا گیا۔ اور ہم یہ بھی نہیں کہہ سکتے کہ حدیثوں میں جس وجود کا نام حوا رکھا گیا ہے واقعہ میں اس کا نام ہی حوا تھا یا اسکی ان صفات کو ظاہر کرنے کیلئے اس کا یہ نام رکھا گیا ہے۔ بہرحال جو کچھ بھی ہو اگر فی الواقعہ یہ ان کے نام تھے۔ تو ان کے یہ نام حقیقت کو ظاہر کرنے والے تھے۔ اور اگر یہ ان کی صفات تھیں تو پھر تو صفات ہی تھیں پس آدم کے معنی ہیں جو محنت کرے۔ میدانوں میں کام کاج کرے۔ کھیتوں میں ہل چلائے اور زمین کو درست کر کے رہنے کے قابل بنائے۔ اور حوا کے معنے ہیں وہ عورت جو گھر میں بیٹھتی ہے بچوں کی نگرانی کرتی ہے اور گھر کی رانی کہلاتی ہے۔ پس ہر عورت جو آج بھی ان صفات کو اپنے اندر رکھتی ہے یعنی گھر کی نگرانی کرتی ہے۔ بچوں کی تربیت کرتی ہے۔ وہ حوا ہے۔ اور ہر شریف آدمی جو محنت کرتا ہے۔ اور کام کرتا ہے اور زمین کو رہنے کے قابل بناتا ہے۔ وہی انسان صحیح معنوں میں آدمی ہے اور جو لوگ غفلت سے گھر میں بیٹھے مکھیاں مارتے ہیں۔ اور محنت نہیں کرتے یا بعض امراء اور عیاش لوگ اپنے گھروں میں بیٹھے اپنے باپ دادا کی کمائیاں کھاتے ہیں اور کوئی کام نہیں کرتے وہ آدمی تو ہیں مگر صرف نام کے۔ کام کے آدم نہیں۔ کیونکہ آدم کے معنے ہیں جو باہر نکل کر کام کرے۔ اور زمین کی درستی کر کے اسے رہنے کے قابل بنائے۔ اسی طرح وہ عورتیں جو گھر کی خبر گیری نہیں کرتیں، بچوں کی تربیت نہیں کرتیں۔ گھر کے تمام سامانوں کا انتظام نہیں کرتیں، اور اپنی اولاد کی تربیت اس رنگ میں نہیں کرتیں کہ آئندہ نسل نیک، متقی، بہادر اور جری اور دین کی خاطر ہر طرح کی قربانی کرنے والی اور دین کا علم حاصل کرنے والی ہو وہ اور ہیں۔ حوا کی بیٹیاں صرف نام کی ہیں۔ کام کی نہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بچوں کو اپنے ارد گرد جمع نہیں کیا۔ اور صحیح طور پر گھر کی مالکہ ہونے کا ثبوت نہیں دیا۔ اور جیساکہ گھر کی مالکہ کا حق تھا۔ بچوں کی بہتری اور ان کی تربیت کا خیال رکھے اس حق کو اس فرض کو ادا نہیں کیا۔ اور اولاد کی نگرانی کا جو ان پر فرض تھا۔ کو اپنے ارد گرد جمع کر کے ان کی بہتری اور ان کی تربیت کے سامان نہیں کرتی۔ اور پھر گھر کے کاموں کی نگرانی نہیں کرتی وہ حوا ہے مگر صرف نام کی نہ کہ کام کی۔ ***

آپس میں تحائف کا تبادلہ کیا کرو۔ کیونکہ تحفہ دلوں سے کینے کو دور کرتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ مظفر احمد ناصر

مہلک سوغات

نشہ آور چیزوں کے متعلق بڑے بڑے تحقیقی مضمون لکھے جا چکے ہیں۔ اس کے مضر اثرات سے خوب واقفیت کرائی گئی اسے اختیار کرکے ہلاکت کے گڑھے میں گرنے والوں کی تعداد اور حالات کے بارے میں واقعاتی شکل دیکر ان سے آگاہ کیا گیا۔ بڑے بڑے نکات بتا کر مہلک ثابت کیا گیا۔ گویا اس کو ہر لحاظ سے جان لیوا ثابت کیا گیا۔ جاننے کے باوجود بھی یہ اشیاء مسلسل مختلف ذرائع سے ہاتھوں میں، ہاتھوں سے منہ کے ذریعہ حلق سے نیچے اتر کر دل و دماغ پر بداثرات ڈالتی چلی جا رہی ہیں۔

جب اخبار پڑھنے کا موقع ملتا ہے تو بعض اوقات ایسی خبریں پڑھ کر حیرت ہوتی ہے لیکن خوشی بھی کہ پولیس نے چھاپہ مار کر دسیوں کلو چرس برآمد کرلی۔ بیسیوں کلو افیون سمگل ہوتی پکڑی گئی۔ پھر فلاں ٹرک سے اتنے من ہیروئن برآمد ہوگئی وغیرہ اور آج کل ٹنوں تک نوبت پہنچ چکی ہے۔ حیرت اس لئے ہوتی ہے کہ آتی اتنی کہاں سے ہے۔ مسرت اس لئے کہ پکڑی گئی اور ہزاروں نفوس اس سے محفوظ ہوگئے۔ لیکن پھر خیال کا دھارا اس طرف رُخ کرتا ہے کہ یہ نشہ آور چیزیں گاڑیوں میں، ہی ایک جگہ سے دوسری جگہ اور دوسری سے تیسری جگہ چکر لگاتی رہتی ہیں یا لوگوں کے حلق اور پیٹ اس کی منزل بنتے ہیں۔ پھر لاکھوں لوگوں کو اس کا عادی دیکھ کر یقین ہو جاتا ہے کہ یہ سوغات کئی لوگ خدا تعالیٰ کی ہزاروں دوسری نعماء سے زیادہ پسند کرتے ہیں۔

معلوم ہوتا ہے جب نشہ کی تھوڑی سی مقدار کسی ذریعہ سے پیٹ میں جاتی ہے تو انسان عجیب عجیب خیالات کے جھولوں میں جن کی رسیاں اُن کے دماغ میں لٹک رہی ہوتی ہیں۔ جھولنے لینا شروع کر دیتا ہے اور یہ جھولا کبھی اونچا کبھی نیچے کبھی آگے کبھی پیچھے جاتا ہے۔ اور اس کی ظاہری تصویر نشہ کرنے والی شخصیت ہوتی ہے۔

کہتے ہیں ایک شخص نے نشہ کیا۔ گھر آتے آتے اس سوغات کے اثرات باریک شریانوں کے ذریعہ منزل مقصود یعنی دل و دماغ تک پہنچے۔ گلی میں پہنچنے کی دیر تھی کہ ہر چیز اس طرح نظر آنے لگی جیسے گاڑی میں بیٹھ کر ہر چیز تیزی کے ساتھ گزرتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ زمین پاؤں تلے سے نکلتی جا رہی تھی لیکن پھر بھی چابی ہاتھ میں تھامے صاحب دروازہ کھولنے تین گھنٹہ بھر مصروف رہے۔ اتنے میں ایک آدمی کا ادھر سے گزر ہوا۔ صاحب کی حالت غیر دیکھ کر ترس آیا تو فرمانے لگے۔ لائیے میں کھول دیتا ہوں۔ صاحب تھوڑے سے طیش میں آکر کہنے لگے چابی چھوڑو تم جلدی سے مکان پکڑو میں تالا کھول کے دکھاتا ہوں۔

اب مختصراً ان ڈاکٹروں یا علمائے سائنس کے تاثرات دیکھئے جن کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ مختلف نشوں کا تجربہ کر کے دیکھیں کہ دماغ پر کیا اثر پڑتا ہے۔ اور آنکھوں کو کیا دکھائی دیتا ہے چنانچہ شراب کے علاوہ افیون، چرس، ہیروئن اور بھنگ وغیرہ کا تجربہ کر ڈالا۔

ڈی کوینسی نامی ایک عالم نے اس تحقیقی خیال سے افیون پی اور پھر اس کا ایسا شیدا ہوا کہ عمر بھر نہ چھوٹی۔ ایک اور انگریز، برڈ ٹیلر اور اس کے دوست ہریسن نے ایک ساتھ نشہ کیا۔ ہریسن کی حالت یہ ہوئی کہ نشہ چڑھانے کے پندرہ منٹ بعد اس نے زور زور سے ہنسنا شروع کر دیا پھر اپنی پوری قوت سے چلایا: میں ریل کا انجن بن گیا ہوں اور پورے دو گھنٹہ تک وہ کمرے میں دوڑتا رہا۔ بار بار سیٹی بجاتا، منہ کھول کر بھک بھک کرتا اور کہتا کہ دیکھو انجن کس قدر تیز ہے، اور برڈ ٹیلر پر نشے کا اثر یہ ہوا کہ سمجھا پہاڑ پر چڑھ رہا ہوں پھر معلوم ہوا کہ صحرا میں کھڑا ہے پھر زمرد و جواہر سے مرصع کشتی پر بیٹھ کر سمندر میں سیر کرنے لگا پھر فوراً ایک ایسے باغ میں پہنچ گیا۔ جہاں دودھ اور شہد کی نہریں بہہ رہی تھیں جب نشہ اور تیز ہوا تو معلوم ہوا کہ اس کے جسم نے طرح طرح کی شکلیں بدلنا شروع کر دی ہیں وہ ان وہمی شکلوں کو دیکھتا اور ہنسی کے مارے بے دم ہو جاتا تھا۔ پھر اسے معلوم ہوا کہ حلق پر خشکی چھا گئی ہے، تالو تانبے کا بن گیا ہے اور زبان ریتی ہو گئی ہے۔ رگوں میں خون کے دوڑنے کی آواز اس طرح آنے لگی گویا خوفناک سیلاب موجزن ہے پھر آنکھوں کی روشنی غائب ہو گئی اور معلوم ہوا کہ سینہ پھٹا جاتا ہے اس نے کپڑے پھاڑ ڈالے۔ پھر وہ سو گیا اور تیس گھنٹہ بعد ہوش میں آیا۔

ایک یورپین سیاح نے ہندوستان میں بھنگ پی تھی ذرا دیر بعد اسے ہر چیز دھری کی نظر آنے لگی پھر تمام کمرہ سایوں سے بھرا ہوا دکھائی دیا جن کے بڑے بڑے پاؤں تھے پھر وہ چلا کر کہنے لگا: آہاہا! میں تو ملکہ سبا کا طوطا ہوں یہ کہہ کر اس نے طوطے کی طرح مختلف چڑیوں کی بولیاں بولنا شروع کر دیں اور میز پر رکھے ہوئے کاغذوں پر ان عجیب چڑیوں اور جانوروں کی تصویریں بنانا شروع کر دیں جو خود اس کے وہم نے پیدا کی تھیں جب نشہ کم ہوا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ ایک خیالی تصویر کے نیچے اس کے قلم نے لکھا ہے "یہ مستقبل کا ایک حیوان ہے" اس حیوان کی شکل یہ تھی۔ جسم ریل کے انجن کی طرح گردن سارس ایسی، منہ سانپ کی طرح اور اس سے دھواں نکل رہا تھا۔ ایک اور منہ بھی تھا جس کے گرد بہت سے پنجے تھے۔ بہت سے ہاتھ بھی تھے اور ہر دو ہاتھ کے ساتھ اڑنے والے بازو بھی تھے اور اس کی دُم پر قدیم رومیوں کا دیوتا عطارد بیٹھا تھا۔

ایک اور یورپین نے نشہ آور دس گولیاں نگل لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے خوفزدہ ہو کر ہاتھ ہلائے اور اپنے ساتھیوں سے کہنے لگا خبردار قریب نہ آنا ایسا نہ ہو کہ مجھے انڈیل دو۔ ساتھیوں نے پوچھا کیوں؟ تمہیں کیا ہوا ہے کہنے لگا کہ اندھے ہو دیکھتے نہیں کہ میں دوات ہوں۔ ہاتھ لگ جائے گا تو گر پڑوں گا اور روشنائی تمام میز کو خراب کر ڈالے گی۔

ایک اور یوروپین نے اپنا تجربہ اس طرح بیان کیا ہے۔ "ایسا معلوم ہوا کہ میرا کمرہ عظیم الشان میدان بن گیا ہے اور دیواروں پر جانوروں کے سر آویزاں ہیں وہ مجھے بھوت معلوم ہونے لگے اور ایسا خیال ہوا کہ میں انہیں کئی برس سے دیکھ رہا ہوں میں نے گھڑی نکال کر دیکھی تو نشہ کئے ہوئے صرف بیس منٹ گزرے تھے یہ دیکھ کر میرا وہم دور ہو گیا لیکن فوراً ہی میرے ہاتھ میں گھڑی نے بڑھنا شروع کیا اور اس سے ایسی آوازیں نکلنے لگیں گویا نقارے بج رہے ہیں میں نے قلم اٹھا کر اپنے احساسات لکھنا چاہے مگر معلوم ہوا کہ انگلیاں جھینگر کی ٹانگوں جیسی پتلی بن گئی ہیں۔ قلم چھوٹ کر زمین پر گرا! اور اس کے گرنے کی آواز ایسی آئی جیسے بادل گرجا ہے اور قلم دیکھتے دیکھتے شہتیر کی شکل اختیار کر گیا۔

ایک ڈاکٹر نے اپنا تجربہ اس طرح بیان کیا۔ مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے پیٹ میں چرس کی گولی زمرد بن گئی ہے اور اس سے عجیب و غریب روشنیاں نکل رہی ہیں یہ روشنیاں بڑھتے بڑھتے دو فٹ لمبی ہو گئی ہیں اور سونے کے تار بن گئے ہیں۔ دفعتاً ہاتھی دانت کے پہیئے نمودار ہو گئے، یہ تار اُن سے لپٹ گئے اب وہ زمرد اُوپر تھا اور یہ پہیئے اسے اٹھائے تیزی سے دوڑ رہے تھے۔ حیرت انگیز مناظر میں نے دیکھے اور ایسا معلوم ہوا میں اس دنیا میں تین سو برس سے موجود ہوں۔ حالانکہ نشہ کئے صرف پندرہ ہی منٹ گزرے تھے۔

بے شک بعض لوگوں پر منشیات کا قابل ذکر اثر نہیں ہوتا لیکن حرام حلال نہیں اور حلال حرام نہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے وہ تھوڑی بھی ناجائز ہے۔ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں "قرآن تمہیں یہ نہیں کہتا کہ اتنی شراب مت پیو کہ مست ہو جاؤ بلکہ وہ کہتا ہے کہ ہرگز نہ پی، ورنہ تجھے خدا کی راہ نہیں ملے گی"۔

زمانہ حال کی تحقیقات نے ثابت کر دیا ہے کہ نشہ کرنے والوں میں امراض بالعموم زیادہ ہوتے ہیں۔ اور وبائی بیماریوں میں ان میں اموات بھی زیادہ ہوتی ہیں۔ اسی طرح نشہ کرنے اور جرائم کا بھی گہرا تعلق ہے اس کا اثر کئی نسل تک چلتا ہے اور جسمانی کے علاوہ اخلاقی امراض بھی نشہ آوروں میں بہت زیادہ ہوتی ہیں۔ اسی سے ضبطِ نفس کی طاقت کم ہو جاتی ہے اور قوتِ فیصلہ جاتی رہتی ہے۔ نہایت قلیل مقدار میں بھی نشہ آور چیزوں کا دماغ کے خلیوں پر نہایت بُرا اثر پڑتا ہے۔ بعض دماغی افعال وقتی طور پر تیز ہو جاتے ہیں لیکن پھر ایک ایسا اثر ظاہر ہوتا ہے جو دیرپا ہوتا ہے اور بہت زیادہ خرابی پیدا کرتا ہے۔

بائبل میں ایک جگہ لکھا ہے کہ "مے مسخرہ بناتی ہے اور مست کرنے والی ہر ایک چیز غضب آلودہ کرتی ہے جو ان کا فریب کھاتا ہے وہ دانشمند نہیں ہے"۔ بلکہ ساتھ یہ بھی کہا کہ کنگال ہو جائیں گے اور نیند انہیں چیتھڑے پہنائے گی۔

باقی صہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

کام کی چند باتیں

ذیل کی سطور میں چند ٹوٹکے یعنی کچھ مفید باتیں تحریر کی جاتی ہیں تاکہ بوقتِ ضرورت ان سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

۱۔ طلائی زیور ایک قیمتی چیز سمجھی جاتی ہے اور یہ ہے بھی ایک حقیقت۔ عموماً ہر گھر میں اس کا استعمال ہوتا ہے اور زیادہ تر استعمال تو خواتین ہی کرتی ہیں۔ وہ استعمال میں احتیاط تو کرتی ہیں لیکن اگر کبھی انگوٹھی۔ کانٹا اور بالی یا اس قسم کا زیور جس میں نگ لگے ہوئے ہوں کوئی گر جائے تو فکرمند نہ ہوں بلکہ بے رنگ COLOUR LESS نیل پالش کا ایک قطرہ خالی جگہ پر ڈالیں۔ پھر بڑی احتیاط کے ساتھ کسی چمٹے سے نگ کو اٹھا کر اصل جگہ پر رکھ دیں۔ آپ دیکھیں گے کہ نگ نہ صرف اپنی جگہ پر مضبوطی سے جڑ گیا ہے بلکہ زیور کی کھوئی ہوئی پہلی خوبصورتی اور دلکشی و خوشنمائی بھی واپس آ گئی ہے۔ یہ ہے کام کی بات کہ نہ سنار کے پاس جانا پڑا اور نہ وقت کا ضیاع ہوا۔ خرچ میں بھی کفایت ہوگئی واقعی کم خرچ بالا نشین اسی چیز کا نام ہے۔

۲۔ دیکھا گیا ہے کہ گھر میں جب بھی کسی بچے کی قمیص کا بٹن گر جاتا ہے یا کبھی کسی بڑے کے ذرا پرانے کوٹ کا تو اصل جگہ پر بٹن ٹانکنے میں کچھ مشکل پیش آتی ہے۔ بٹن کے گر جانے کی وجہ کپڑے کا پھٹ جانا ہوتا ہے۔ اس مشکل کو دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ ایک اور بٹن لیا جائے جسے اوپر کے بٹن کے برابر کپڑے کے نیچے لگایا جائے اور اوپر کے بٹن کو دھاگے کے بل دینے سے پھٹی ہوئی اصل جگہ پر بٹن مضبوطی سے ٹانکا جائے گا۔

۳۔ عام طور پر گھروں میں پھولدار اور شوخ رنگ والے کپڑے صندوق میں رکھے جاتے ہیں۔ جب ایک عرصہ کے بعد ان کو ضرورت کے وقت استعمال کرنے کے لئے نکالا جاتا ہے تو کپڑوں کا رنگ ماند پڑا ہوا اور خراب دکھائی دیتا ہے۔ جس سے کچھ افسوس بھی ہوتا ہے۔ تو اس افسوس اور اندیشہ نقصان سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ آپ کپڑوں کو کاغذ کے لفافوں میں لپیٹ کر صندوق میں رکھیں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ کافی عرصہ کے بعد بھی نکالنے پر ان کی رنگت اور چمک میں کوئی خرابی نہیں ہوگی اور آپ کو ایسا ہی نظر آئے گا کہ ابھی خریدا ہے۔

۴۔ ایک اور مفید بات کا ذکر کئے دیتا ہوں۔ وہ یہ کہ ان دنوں موسم سرما اپنے زور پر ہے اور ٹھنڈ بھی کافی پڑ رہی ہے لہٰذا ان ایام میں پاؤں کو سردی اور گرد و غبار سے محفوظ رکھنے کے لئے ہر کوئی خواہ چھوٹا یا بڑا، جرابوں کا استعمال کر رہا ہے۔ چونکہ جرابیں کئی کئی گھنٹے متواتر پہنے رہنے کی وجہ سے پاؤں کو ہوا نہیں لگتی لہٰذا بدبو آنے لگتی ہے۔ جس سے نہ صرف اپنی طبیعت کراہت محسوس کرتی ہے بلکہ قریب بیٹھنے والے بھی کراہت اور نفرت کا اظہار کرنے لگتے ہیں۔ اس تکلیف دہ بدبو سے بچنے اور اسے دور کرنے کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ جرابوں کو صاف رکھا جائے۔ دوسرے اگر نیم گرم پانی میں جس میں نمک اور سرکہ ملا ہوا ہو، پندرہ منٹ تک پاؤں رکھے جائیں تو بدبو دور ہو جائیگی۔

۵۔ اس ضمن میں ایک اور مفید بات کا ذکر کرتا چلوں جس کا تعلق بظاہر تو خواتین سے نظر آتا ہے مگر مرد بھی اس سے لاتعلق نہیں ہیں۔ وہ یہ کہ گھروں میں تو سبزی مثلاً ساگ۔ پالک۔ گوبھی۔ آلو اور مٹر وغیرہ کاٹنے اور چھیلنے کا کام خواتین کرتی ہیں اور مرد حضرات چھوٹے بڑے ہوٹلوں میں۔ لہٰذا جہاں خواتین کی انگلیوں اور ہتھیلی پر سبزی کاٹنے سے داغ اور دھبے پڑتے ہیں۔ وہاں مردوں کے ہاتھ بھی بھدّے ہو جاتے ہیں۔ سو داغ اور دھبے دور کرنے کا ایک طریقہ اور ٹوٹکا تو یہ ہے کہ سرسوں کے تیل میں نمک ملا کر لگایا جائے تو داغ اور دھبے دور ہو جائیں گے۔ دوسرا طریقہ یہ ہے کہ ہائیڈروجن پرو سائڈ کا محلول روئی پر لگا کر انگلیوں اور ہاتھوں پر لگائیں تو داغ اور دھبے دور ہو جائیں گے۔ اسی طرح ہاتھوں کا بھدّا پن دور ہو جائے گا اور خوبصورتی قائم رہے گی۔

یہ چند باتیں آپ کے فائدہ کے لئے عرض کی ہیں۔ امید ہے بوقتِ ضرورت ان سے مستفید ہونے کی کوشش کریں گے۔

وحدت کی خاطر تنازعات چھوڑ دو

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں:۔

"وحدت کی روح جو صحابہؓ میں پھونکی گئی تھی اس کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے تعبیر کیا ہے اس وحدت کے پیدا ہونے کے لئے چاہیئے کہ آپس میں صبر و تحمل اور برداشت ہو۔ اگر نہ ہوگا اور ذرا ذرا سی بات پر روٹھو گے تو اس کا نتیجہ آپس کی پھوٹ ہوگی ...... اگر تنازعات ہوں گے تو یاد رکھو قوت کی بجائے تم میں بزدلی پیدا ہوگی۔ یہ بات تم کو صبر و تحمل سے حاصل ہو سکتی ہے ان کو اپنے اندر پیدا کرو تب خدا کی معیت تمہارے شاملِ حال ہو کر وحدت کی روح پھونکے گی"۔ (خطباتِ نور)

محترم بل ہیجز کی وفات

نہایت افسوس سے قارئین کرام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ۱۷ ستمبر ۱۹۹۰ء کو مسٹر بل (ولیم ہیجز) (HEDGES) جو کہ ایک نہایت پرہیزگار اور مخلص احمدی تھے اور ہارٹلے پول کی جماعت کے لئے باپ کی حیثیت رکھتے تھے۔ ۸۹ سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ مسٹر بل ہارٹلے پول کی ہیجز فیملی کے سربراہ تھے۔ یہ فیملی انگلستان میں احمدیت کی تاریخ میں ایک منفرد حیثیت رکھتی ہے چار سال سے قبل کا عرصہ ہوا کہ اس فیملی کا کوئی فرد احمدی نہیں تھا۔ مسٹر بل کے صاحبزادے طارق (پال) سب سے پہلے احمدی ہوئے ان کے بعد ان کی والدہ محترمہ عائشہ (MARION) نے احمدیت قبول کی۔ مسٹر بل کی ایک ہی صاحبزادی ہے جنہوں نے اپنی والدہ کے بعد ۲۶ نومبر ۱۹۸۸ء کو احمدیت قبول کی۔ اسی روز ہارٹلے کی جماعت نارتھ انگلینڈ میں نئے احمدیوں کے ایک فورم کا قیام کر رہی تھی۔ جب مسٹر بل نے شام کے وقت سنا کہ ان کی بیٹی نے احمدیت قبول کر لی ہے تو انہوں نے بھی بشاشت کے ساتھ احمدیہ جماعت کی رکنیت حاصل کر لی۔ اس دن کے بعد اپنی وفات تک مسٹر بل خدا تعالیٰ کی محبت اور دین کی خدمت میں جلد جلد ترقی کرتے رہے وہ نہ صرف دیگر احمدیوں کے لئے ایک مثال تھے۔ بلکہ ہارٹلے پول کی ساری جماعت انہیں باپ کے کردار میں دیکھتی تھی اور ہمیشہ ہر رنگ میں دین کی خدمت کے سلسلے میں ان کی مدد پر آمادہ رہتی تھی۔ قرآن کریم کا مطالعہ ان کی روحانی غذا تھی اور وہ ہر ممکن کوشش کرتے تھے کہ اسکی ہر تعلیم پر عمل کریں۔ ۱۶ دسمبر ۱۹۸۹ء کو انہوں نے حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیت الفضل لندن میں بیعت کی۔ اس واقعے کو ایک ٹیلیویژن کمپنی نے بھی ریکارڈ کیا۔ ۱۹۸۹ء کے ۲۱ اور ۲۲ اکتوبر کے روز ایک اور فورم منعقد کیا گیا تھا۔ اس موقعے پر سنڈے ٹیلیگراف کلر سپلیمنٹ نے تصاویر اتاریں۔ اس موقع پر مسٹر بل اور ان کی بیگم محترمہ عائشہ بھی موجود تھیں۔ ان دونوں کی اکٹھی تصویر اتاری گئی۔ جو بعد میں ٹیلیگراف میں شائع بھی ہوئی جس کے ساتھ ان کے ایمان کے اظہار اور سب کے لئے محبت نفرت کسی کے لئے نہیں بگا درج تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ ان دونوں کی زندگی کا مقصد "سب سے محبت اور نفرت کسی کے لئے نہیں" ہی تھا۔

اللہ تعالیٰ مسٹر بل کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے اور ان کے درجات کو بلند سے بلند تر کرتا رہے۔

حضرت فضل عمر نے فرمایا

"برکت تمہیں تبھی حاصل ہوگی جب تم اپنی ساری حیثیتوں کو نمایاں کر کے کام کرو گے جب تمہیں ایک پاکستانی ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے تو تم پاکستانی حیثیت کو نمایاں کرو۔ جب تمہیں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے کام کرنا پڑے تو تم اپنی انسانیت کو نمایاں کرو۔ مثلاً اگر کوئی چلتے ہوئے گر جاتا ہے تو یہ انسانیت کا حق ہے کہ اسے اٹھایا جائے۔ اس میں خدام کا کیا سوال ہے۔ ایک ہندوستانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک پنجابی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک چینی اور جاپانی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ ایک سرحدی پر بھی یہ فرض عائد ہوتا ہے۔ پس اگر اتفاقی طور پر کوئی شخص ایسا کام کرتا ہے تو یہ خدام الاحمدیہ والی خدمت خلق نہیں کہلا سکتی۔ بلکہ یہ وہ خدمت ہوگی جو ہر انسان پر انسان ہونے کے لحاظ سے عائد ہوتی ہے۔ اگر وہ ان فرائض کو ادا نہیں کرتا تو انسانیت سے بھی گر جاتا ہے۔

اس زمانے میں ایک ایسا طبقہ پیدا ہو گیا ہے جو جھوٹ اور افتراء سے تم کو بدنام کرنا چاہتا ہے۔ اب تمہارا یہی فرض ہے کہ تم اور زیادہ جوش سے ملک اور قوم کی خدمت کرو۔ اور اس خدمت کو ظاہر بھی کرو۔ اور دنیا کو بتا دو کہ ہم ملک اور قوم کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمیں مجبور کیا جاتا ہے کہ ہم اپنی خدمات کو ظاہر کریں۔ اس لئے ہم ان کو ظاہر کرتے ہیں۔ ورنہ ہمارے دل اس اظہار پر شرماتے ہیں۔ پس اپنے پروگراموں میں زیادہ سے زیادہ ایسے امور پر غور کرو اور ایسی تجاویز سوچو جن کے نتیجے میں تم ملک اور قوم کی زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لاؤ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلیم احمد شاہد ـــــ (ماخوذ)

خواجہ معین الدین چشتی رح

برِ صغیر پاک و ہند میں اشاعتِ اسلام زیادہ تر صوفیائے کرام کی مرہونِ منت ہے۔ لیکن اُن کا مطمع نظر اور طریقِ کار دورِ حاضر کے مشنریوں اور مبلغوں سے بالکل مختلف تھا۔ ان کے دروازے ہر فرد و بشر کیلئے خواہ وہ ہندو ہو یا مسلم، امیر ہو یا غریب ہمہ وقت کھلے تھے۔ ان کا کام ہر ایک میں بلا کسی تفریق کے "رشد و ہدایت" تھا۔ انہوں نے کبھی یہ پسند نہ کیا کہ دوسرے مذاہب اور ان کے بانیوں کی بدگوئی کر کے اپنے مذہب کی فضیلت ثابت کریں۔ ان کا طرزِ عمل رواداری اور صلح پسندی تھا۔ دوسرے مذاہب کے لوگ ان کی پاکیزہ زندگی اور کرامات سے متاثر ہو کر انکے شیدائی ہو جاتے

حضرت خواجہ معین الدین رح آسمانِ تصوف کے تابندہ ستارے ہیں۔ تلقینِ اخلاق اور تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ان کا نام ہندوستان بھر کے اولیاء میں نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ ولادت ۱۱۴۲ء میں سیستان میں ہوئی۔ پندرہ برس کے ہو گئے تو والد ماجد وفات پا گئے۔ آپ کا دل دنیا سے اُچاٹ ہو گیا چنانچہ سمرقند آ گئے۔ علومِ ظاہری کی تکمیل عراق میں کی۔ قصبہ ہارون علاقہ نیشاپور میں حضرت خواجہ عثمان ہارونی کے مُرید ہو گئے۔ پھر مقامات مقدسہ سے ہوتے ہوئے ہندوستان تشریف لائے۔ ہندوستان آکر حضرت داتا گنج بخش کے مزار پر دو مہینے چلہ کشی کی۔ ۱۱۹۲ء میں اجمیر پہنچے۔ آپ کی تعلیمات و کرامات کی شہرت دور دور تک پھیل گئی۔ اجمیر کا راجہ گرو جے پال آپ کے ذریعے مشرف بہ اسلام ہوا۔ آپ کی وفات ۱۲۳۵ء میں ہوئی اور اجمیر میں مدفون ہیں۔

اگرچہ عام طور پر خواجہ صاحب ایک صوفی بزرگ اور ولی اللہ کی حیثیت سے معروف ہیں اور ایک عالم روحانی عظمت کی وجہ سے ان کا معتقد ہے۔ لیکن ان کی پاکیزہ زندگی کا ایک اور پہلو بھی ہے۔ جس سے لوگوں کی اکثریت آشنا نہیں۔ اور وہ پہلو ہے آپ کی شاعری۔ چنانچہ فارسی زبان کا یہ مشہور شعر ہے

؎ سر داد نہ داد دست در دستِ یزید
حقا کہ بنائے لا الٰہ ہست حسین

آپ کی طرف منسوب ہے۔ مشہور پاکستانی مورخ شیخ محمد اکرام نے اپنی تصنیف "آبِ کوثر" میں آپ کے اشعار کی تعداد سات آٹھ ہزار کے قریب بتائی ہے۔ نیز انہوں نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۰۹ پر آپ کی دو رباعیاں مشہور تذکرہ آتشکدہ کے حوالے سے درج کی ہیں۔ اُن میں سے دوسری رباعی یہ ہے

اے بعد نبی برسرِ تو تاج نبی
اے دادہ شہان زتیغ تو باج نبی
آنی تو کہ معراج تو بالاتر شد
یک قامتِ احمدی ز معراج نبی

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

اب دیکھیں وہ شخص جو نشے کا عادی ہے یا اس کا طالب ہے اور کوشش کر رہا ہے کہ اسے حاصل کروں۔ تھوڑا سا غور و فکر کرے یہ لعنت جس سے ہر سال ہزاروں بچے یتیم اور عورتیں بیوہ ہوتی ہیں۔ والدین بچوں سے، بہت سارے اقرباء اپنے عزیزوں سے محروم ہو جاتے ہیں۔ گویا اس سے ہر سال ہزاروں چراغ بجھ جاتے ہیں، کیونکہ جب کوئی شخص نشہ آور چیزوں کا اس قدر رسیا ہو جاتا ہے۔ تو اسے روٹی کپڑے اور بیوی بچوں کی اتنی فکر نہیں ہوتی۔ جتنی اسے نشے کی فکر ہوتی ہے کیونکہ یہ اس کی عادت ہو جاتی ہے اس کی زندگی کا جزو بن جاتی ہے اور یہ جزو اسے طویل عرصہ زندگی گزارنے کی اجازت نہیں دیتا یہ تمام حالتیں دیکھ کر وہ اندازہ لگائے کہ اُسے اپنے کس نگاہ سے دیکھتے ہوں گے اور غیروں کے دل میں کس قدر محبت کے جذبات اس کے لئے ابھرتے ہوں گے۔ قرابتداروں میں کس طرح اپنائیت کے خیالات پیدا ہوں گے اور نشہ کرنے والے کو یہ عبث خیال کرنے کا بھی حق نہیں رہتا کہ وہ دوسرے کے قلب میں اپنے لئے احساسات رفاقت محسوس کرے۔

بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ نشہ آور چیزوں سے کوسوں دور رہنا چاہیئے اسے چیک کرنے کی نیت سے بھی کھانے سے اعراض کرے۔

اس امر کے متعلق بے شک حکام بالا کو کڑی نگرانی کرنی چاہئے لیکن حکومت سے زیادہ معاشرے میں زندگی گزارنے والے افراد کی مجموعی ذمہ داری ہے کہ انسداد منشیات میں نمایاں کردار ادا کریں۔ کیونکہ ہر ایک حلقہ اور گروپ اپنے اپنے حزب میں سے ان مضر اشیاء کا خاتمہ کر دے گا تو یقیناً ایک مکمل معاشرہ تشکیل پا جائے گا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:

"اے عقلمندو! یہ دنیا ہمیشہ کی جگہ نہیں تم سنبھل جاؤ تم ہر ایک بے اعتدالی کو چھوڑ دو ہر ایک نشہ کی چیز کو ترک کرو۔ انسان کو تباہ کرنے والی صرف شراب ہی نہیں بلکہ افیون۔ گانجہ۔ چرس۔ بھنگ۔ تاڑی اور ہر ایک نشہ جو ہمیشہ کے لئے عادت کر لیا جاتا ہے وہ دماغ کو خراب کرتا اور آخر ہلاک کرتا ہے سو تم اس سے بچو ہم نہیں سمجھتے کہ تم ان چیزوں کو کیوں استعمال کرتے ہو جن کی شامت سے ہر ایک سال ہزارہا تمہارے نشہ کے عادی اس دنیا سے کوچ کرتے جاتے ہیں اور آخرت کا عذاب الگ ہے پرہیزگار انسان بن جاؤ تا تمہاری عمر زیادہ ہو اور تم خدا سے برکت پاؤ۔"

(کشتی نوح صفحہ ۶۶)

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

اس بادشاہ کی عادت تھی کہ جب اسے کوئی بات پسند آتی تو وہ کہتا "زہ" اور خزانچی کو حکم تھا کہ جب وہ کسی کام پر "زہ" کہے تو وہ تین ہزار دینار کی تھیلی بطور انعام اسے دے دے۔ بادشاہ نے اس بوڑھے کے جواب پر کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی تھیلی فوراً بوڑھے کے سامنے رکھ دی اور کہا بادشاہ سلامت کو آپ کی بات بہت پسند آئی ہے۔ اور انہوں نے یہ رقم آپ کو بطور انعام دی ہے۔ بوڑھے نے ہنس کر کہا۔ بادشاہ سلامت آپ نے تو کہا تھا۔ بوڑھے تم کیا کر رہے ہو۔ اس کا تمہیں کیا فائدہ۔ لوگ جلدی جلدی پھل دینے والے درختوں کا پھل بھی ایک عرصہ کے بعد کھاتے ہیں لیکن میں نے تو اس درخت کا پھل اسے لگاتے ہی کھا لیا۔ بادشاہ کو یہ بات پھر پسند آئی اور اس نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔ بوڑھا ہنسا اور اس نے کہا۔ بادشاہ سلامت۔ اور لوگ تو جلد سے جلد پھل دینے والے درخت کا پھل سال میں ایک دفعہ کھاتے ہیں اور میں نے اس درخت کا پھل چند منٹوں میں دو دفعہ کھا لیا۔ بادشاہ نے کہا "زہ" اور خزانچی نے تین ہزار دینار کی ایک اور تھیلی اس بوڑھے کے سامنے رکھ دی۔ پھر بادشاہ نے خزانچی سے کہا۔ یہاں سے جلدی چلو ورنہ یہ بوڑھا تو ہمارا سارا خزانہ لوٹ لے گا۔ دنیا میں یہی طریق ہوتا ہے کہ اگلا شخص نیچے کی طرف حرکت کرتا ہے لیکن ہمارے ہاں ایسا نہیں ہوتا۔ نوجوان جونکوں کی طرح والدین کے ساتھ چمٹے رہتے ہیں انہیں یہ احساس ہی نہیں ہوتا کہ وہ خود کمائیں۔ اپنے والدین کو کھلائیں اور اپنی اگلی نسل کا خیال رکھیں"۔

(اہم نصائح فرمودہ ۱۲۔ فروری ۱۹۵۱ء)

نصیحت کرنے سے اصلاحِ نفس ہوتی ہے

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں

"یہ بڑا معرفت کا نکتہ ہے جو میں نے تمہیں سنایا ہے۔ دوسروں کو ضرور ہر روز نصیحت کرو۔ اس سے تین فائدے ہوتے ہیں۔ اوّل خدا کے نہی عن المنکر کی تعمیل ہوتی ہے۔ دوسرے ممکن ہے کہ جس کو نصیحت کی جائے اس کو نیک کاموں کی توفیق ملے۔ تیسرے۔ جب انسان اپنے نفس کو مخاطب کرتا ہے تو اس کو شرم آتی ہے اور اسکی بھی اصلاح ہوتی ہے۔ تمہارے بیان میں خدا کی عظمت اور اس کی قدرت و تصرف کا ذکر ہو۔ اس کا تین طرح دنیا میں مقابلہ ہوتا ہے۔ بعض لوگ منہ پر کہہ دیتے ہیں کہ نہ ہم مانتے ہیں اور نہ ہم سُننا چاہتے ہیں اور بعض سنتے ہیں مگر عمل کرنے کی پرواہ نہیں کرتے اور بعض ایسے ہوتے ہیں کہ قسم قسم کی وجوہات نکال کر نکتہ چینی کرتے ہیں مگر واعظ کو چاہیئے کہ اللہ کے لئے صبر کرے اور اپنا کام کرتا چلا جائے"۔

(خطبات نور صفحہ ۱۷۳، حصہ دوم)

صبر کنندہ کبھی ذلیل نہیں ہوتا

حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) فرماتے ہیں

"باہم محبت بڑھاؤ اور بغضوں کو دور کرو اور یہ محبت بڑھ نہیں سکتی جب تک کسی قدر صبر سے کام نہ لو اور یاد رکھو صبر والے کے ساتھ خدا خود آپ ہوتا ہے۔ اس واسطے صبر کنندہ کو کوئی ذلت و تکلیف نہیں پہنچ سکتی"۔

(خطباتِ نور صفحہ ۱۳۳۔ حصہ دوم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل ۲۷۸۵۳ میں ملک مشہود احمد ولد ملک کرم دین بشیر شمس آباد ضلع قصور قوم راجپوت بھٹی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن طاہر ہوسٹل ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱۰/۹ ۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیرمنقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۲۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ملک مشہود احمد طاہر ہوسٹل ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالسمیع خان وصیت نمبر ۲۴۳۹۴۔ گواہ شد نمبر ۲۔ چوہدری محمد شریف وصیت نمبر ۲۶ ۴۷

مسل ۲۷۸۵۴ میں رابعہ بی بی زوجہ عنایت اللہ صاحب قوم ہنجرا پیشہ خانہ داری عمر ۵۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر ۹ شمالی پنیار ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۵/۹/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) دو عدد کانٹے دو چوڑیاں طلائی وزنی ۴ تولہ مالیتی ۱۲,۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر بذمہ خاوند محترم ۱۰,۰۰۰/- روپے (۳) ایک ایکڑ زمین ترکہ والد جو بھائیوں کو ہبہ کرچکی ہوں۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ رابعہ بی بی زوجہ عنایت اللہ چک نمبر ۹ پنیار P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر ۱ اعجاز احمد گواہ شد نمبر ۲۔ ظفر اللہ ولد چوہدری حاکم علی صاحب۔

مسل ۲۷۸۵۵ میں راضیہ مبشر بنت عبدالرشید صاحب مبشر قوم پٹھان یوسف زئی پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۳۴ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷ بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۳/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) زیورات طلائی ۱۰ ماشہ مالیتی ۲۵۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ راضیہ مبشر بنت عبدالرشید مبشر ۳۴ سویٹ ہوم لینڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۷۔ گواہ شد نمبر ۱ عبدالرشید مبشر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲ عبدالمالک خان وصیت نمبر ۱۷۲۱۸۔

مسل ۲۷۸۵۶ میں امتہ الحی آسیہ بنت حبیب احمد خان ۲۔ جناح سٹریٹ چوہان روڈ لاہور ۱ قوم راجپوت پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۔ جناح سٹریٹ چوہان روڈ لاہور ۱ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۱/۷/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ امتہ الحی آسیہ بنت حبیب احمد ۲۔ جناح سٹریٹ روڈ لاہور ۱ گواہ شد نمبر ۱ نصیر احمد بابر برادر موصیہ گواہ شد نمبر ۲۔ حبیب احمد خان والد موصیہ۔

مسل ۲۷۸۵۷ میں جہاں زیب احمد ولد چوہدری مشتاق احمد صاحب قوم جٹ پیشہ ٹریننگ A-1-P عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ٹاؤن شپ لاہور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۲۳/۱۰/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۷۰۰/- روپے ماہوار بصورت ٹریننگ پی آئی اے سے مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ ۲۳/۱۰/۹۰ سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ جہاں زیب احمد مکان ۲۲۳ بلاک ۳ سیکٹر I ٹاؤن شپ لاہور۔ گواہ شد نمبر ۱ حبیب اللہ وصیت نمبر ۲۵۱۶۱ گواہ شد نمبر ۲۔ علی محمد وصیت نمبر ۴۴۹۵

مسل ۲۷۸۵۸ میں محمد افضل خان ولد چوہدری صادق علی صاحب قوم جٹ وڑائچ پیشہ زمینداری عمر ۷۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہل پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) ۶۷ کنال زمین چاہی ۶ کنال بارانی کل ۸۲ کنال واقع موضع بہل پور مالیتی چار لاکھ بیس ہزار روپے (۲) مکان پختہ برقبہ ۱۵ مرلہ سادلی منزل دارالیمن ربوہ مالیتی ایک لاکھ روپے (۳) مکان پختہ برقبہ ۱۲ مرلہ واقع بہل پور مالیتی ساٹھ ہزار روپے (۴) ۱۰ مرلہ زمین واقع دارالیمن ربوہ مالیتی ۲۵۰۰۰/- روپے اس وقت مجھے مبلغ ۱۶۰۰۰/- روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد۔ محمد افضل خان ولد چوہدری صادق علی بہل پور ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ عبداللطیف اوورسیئر وصیت نمبر ۶۷۰۰ گواہ شد نمبر ۲ احسان الرحمن بسراء وصیت نمبر ۱۵۷۶۴۔

مسل ۲۷۸۵۹ میں سکینہ بیگم اہلیہ ثانی محمد افضل خان قوم جٹ وڑائچ پیشہ خانہ داری عمر ۶۰ سال بیعت ۱۹۵۱ء ساکن بہل پور ضلع گجرات بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ ۷/۱۲/۹۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ (۱) چھ عدد چوڑیاں طلائی وزنی ۷½ تولہ مالیتی ۲۶۰۰۰/- روپے (۲) حق مہر وصول شدہ دس ہزار روپے میزان ۳۶,۰۰۰/- روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ سکینہ بیگم اہلیہ ثانی محمد افضل خان ساکن بہل پور P/O خاص ضلع گجرات گواہ شد نمبر ۱ محمد افضل خان خاوند موصیہ مسل نمبر ۲۷۸۵۸ گواہ شد نمبر ۲ احسان الرحمن بسراء وصیت نمبر ۱۵۷۶۴۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ مینجر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وفات یافتہ بزرگوں کو تحریک جدید میں شامل کریں

اگر آپ اپنے وفات یافتہ بزرگوں کے احسانات کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں اور ثواب دارین حاصل کرنے کے متمنی ہیں تو اپنے وفات یافتہ بزرگوں کی طرف سے بھی چندہ تحریک جدید ادا کرنے کا اہتمام فرما کر اس صدقہ جاریہ میں ان کو شریک کریں یہ آپ کی احسان شناسی ہو گی۔

اس میں ہر دفتر کے بزرگوں کو شامل کیا جا سکتا ہے صرف دفتر اوّل کی تخصیص پر حصر نہ کیا جائے۔ ہمارے سامنے سیدنا حضرت فضل عمر کا نمونہ موجود ہے۔ حضور کے چندے میں سیدنا حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل کئے جاتے ہیں۔

وکیل المال اوّل تحریک جدید

فضل عمر ہسپتال میں اسامیاں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں خدمت کا شوق رکھنے والے احباب مندرجہ ذیل اسامیوں کے لئے ۱۵، جنوری ۱۹۹۱ء تک درخواستیں بھجوائیں۔

نمبر شمار	نام آسامی	کل آسامیاں	گریڈ
۱-	ریڈیالوجسٹ	۱	۲۲۴۰-۱۶۸-۴۲۵۶ مہنگائی الاؤنس = ۲۶۹
۲-	میٹرن	۱	۲۲۴۰-۱۶۸-۴۲۵۶ مہنگائی الاؤنس = ۲۶۹
۳-	نرس فی میل/میل	۴	۱۲۵۵-۶۵-۲۵۵۵
۴-	لیبارٹری اسسٹنٹ	۱	۱۰۸۰-۵۰-۲۰۸۰

درخواستیں اپنی دستاویزات کی فوٹو کاپیوں کے ساتھ معہ تصدیق امیر صاحب مقامی یا صدر صاحب محلہ بھجوائی جائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

کراچی میں معیاری سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

الکریم جیولرز

فون ۶۸۵۵۱۱

بازار فیصل کریم آباد (چورنگی)

کراچی

پروپرائیٹرز

میاں عبداللطیف شاہکوٹی

اینڈ

سنز

خبریں

ملکی خبریں

○ اتوار کی صبح کو مسلح ڈاکو فیصل آباد ریلوے سٹیشن سے گیارہ لاکھ پچیس ہزار روپے لوٹ کر فرار ہو گئے۔ اطلاع کے مطابق چھ ڈاکو علی الصبح ڈیوٹی پر متعین ایک اونگھتے ہوئے کانسٹیبل کو قابو کر کے سٹیشن ماسٹر کے کمرہ سے ملحق کمرہ میں داخل ہوئے جہاں سیف میں ملازمین کی تنخواہوں کی رقم پڑی تھی۔ رقم لے کر وہ ریلوے لائنوں کی طرف آنے والے راستہ پر فرار ہو گئے۔

○ سندھ پولیس نے اغواء برائے تاوان کی ایک بڑی واردات کے گیارہ ملزم گرفتار کر کے ان سے ایک گیارہ سالہ لڑکے کو بھی برآمد کر لیا ہے جسے ملزموں نے اغوا کیا ہوا تھا۔

○ وفاقی حکومت نے ۹۲-۱۹۹۱ء سے بجٹ کی ابتدائی تیاریوں کا آغاز کر دیا ہے۔ بجٹ ۳۰، مئی کو قومی اسمبلی میں پیش کیا جائے گا۔ اور ۲۲، جون تک اس پر بحث مکمل کر لی جائے گی۔

○ وزیر اعظم نے ضمنی انتخابات کے سلسلہ میں جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے تمام امیدوار آئی جے آئی کے ہیں۔ لیکن سابق نگران وزیر اعظم مسٹر جتوئی نے دعویٰ کیا ہے کہ جنہیں ٹکٹ ملے ہیں وہ صرف مسلم لیگ کے امیدوار ہیں ہم انہیں آئی جے آئی کے امیدوار تسلیم نہیں کرتے۔

منیر شہید احمد ڈینٹل کلینک

بالمقابل کینٹ کچہری۔ لاہور چھاؤنی

تبدیلی اوقات کار برائے موسم سرما

صبح ۹ بجے سے ۱ بجے تک

شام ۶ بجے سے ۸ بجے تک

تعطیل جمعۃ المبارک

ڈاکٹر غفیر احمد ملک ڈینٹل سرجن

بی۔ایس۔سی بی۔ڈی۔ایس آر۔ڈی۔ایس

غیر ملکی خبریں

○ ایران کی حکومت نے اسلامی کانفرنس کی تنظیم سے فوری طور پر سربراہ اجلاس بلانے کی درخواست کی ہے تاکہ خلیج کی بگڑتی ہوئی صورتحال پر غور کیا جا سکے۔ یاد رہے کہ عراق نے بھی اسلامی ملکوں کا ایک اجلاس بغداد میں بلایا ہے۔

○ امریکہ کے وزیر خارجہ جیمز بیکر یورپی ملکوں کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ سفارتی حلقوں نے اس دورہ کو خلیج میں امن کی آخری کوشش قرار دیا ہے۔ مسٹر بیکر بدھ کو جنیوا میں عراقی وزیر خارجہ سے ملاقات کریں گے۔ انہوں نے بغداد جا کر صدر صدام سے ملاقات کو خارج از امکان قرار دیا۔

○ عراقی صدر نے اپنی قوم کو ایک طویل جنگ کے لئے تیاری کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کویت خالی کرنے کے مطالبہ کو ایک بار پھر مسترد کر دیا۔

○ صومالیہ میں باغی افواج نے دارالحکومت کے ہوائی اڈے پر حملہ کیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ملک کے صدر سید بارے وہاں چھپے ہوئے ہیں۔ ایک اور اطلاع کے مطابق صدر سید بارے کینیا فرار ہو گئے ہیں۔

○ عراق نے ایسے بم تیار کر لئے ہیں جن سے اعصاب شکن گیس خارج ہوتی ہے سعودی عرب میں لوگوں کو کیمیائی جنگ میں متوقع صورت حال میں حفاظتی تدابیر کی تربیت دی جا رہی ہے اور لوگوں کو ایسے تھیلے دئے جا رہے ہیں جن میں ان حملوں سے بچنے کے آلات ہیں۔